پیامِ عید

پھر آج عید آئی ہے منظر خوشی کا ہے
چہرا کھلا کھلا سا ہر اک آدمی کا ہے

ہر سو نئے لباس میں ملبوس ہے عزیز
آغاز پھر سے آج نئی زندگی کا ہے

اے روزہ رکھنے والو! چلے آؤ عیدگاہ
یہ وقت روح وجسم کی پاکیزگی کا ہے

سب کو گلے لگا کے اجاگر کرو پیام
یہ جشن آپ کا ہی نہیں ہے سبھی کا ہے

یہ عید ایک صف میں بٹھا کر بتائے گی
احساس برتری کا نہ اب کمتری کا ہے

سینوں میں پھیلتی ہے کرن آفتاب کی
چہرا دھواں دھواں سا یہاں تیرگی کا ہے

نفرت کی گفتگو نہ کرو، پیار کی کرو
یہ وقت ملک وقوم کی زندہ دلی کا ہے

حاصل کرو جو علم ،تو اس پر عمل کرو
اے بھائیو! تقاضا یہ دانشوری کا ہے

دیکھو، تمہارے بیچ نہ آجائیں شرپسند
ماحول سازگار یہاں آشتی کا ہے

کھل کر خوشی مناؤ مگر یہ بھی دیکھ لو
مسرور کیا فقیر تمہاری گلی کا ہے

دل جن کے غمزدہ ہیں رکھو ان کا بھی خیال
وہ حق ادا کرو کہ جو حق دوستی کا ہے

پڑھ کر نماز دینا محمدؐ کو تہنیت
مجمع انہیں کی بزم میں سارے نبی کا ہے

اعزاز میں نواسوں کے ناقہ بنے رسولؐ
یہ واقعہ خدا کی قسم آج ہی کا ہے

فطرہ بھی بر بنائے عدالت نکالنا
واللہ فرض عین یہی بندگی کا ہے

غیروں کے واسطے بھی کھلے رکھنا اپنے در
اس کو نہ بھولنا جو سبق ہمدلی کا ہے

ہیں ہمسفر ہمیشہ سے ایمان اور امین
نکتہ یہ ہر کسی کے لئے آگہی کا ہے

واللّیل سے یہ کہنے لگا ہے ہلال عید
کیوں آئے رات، کام جہاں روشنی کا ہے

کس سادگی سے تم نے کہی بات اے حسنؔ
منثور گفتگو میں بھرم شاعری کا ہے

مبارک ہو!

منجانب: پروفیسر سید عین الحسن، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی